کالعدم تنظیمیں اب بھی جہادیوں کی بھرتی جاری رکھے ہوئے ہیں، سرکاری رپورٹ

غیر ریاستی عناصر پاکستان کیلئے خطرناک ہوگئے، پنجاب سی ٹی ڈی عہدیدار کا انتباہ

اسلام آباد (زاہد گشکوری) دہشت گردی سے لڑنے کے لیے بنائے جانے والے ایک اعلیٰ ترین ترین اداروں مین سے ایک نے ملک کی سیکورٹی کے اعلیٰ ترین ادارے کو بتایا ہے کہ کالعدم تنظیموں جہادیوں کی بھرتی جاری رکھے ہوئے ہیں اور اب وہ داخلی سیکورٹی کے لیے سنگین خطرہ بن گئی ہیں۔ بہاولپور سے ملحقہ علاقے، مریدکے، سیالکوٹ اور جنوبی پناب کے اضلاع کالعدم تنظیموں کے لیے نرسریاں بن گئے ہیں۔ان انکشافات نے دہشت گردوں کے خلاف بلاامتیاز کریک ڈاؤن اور نیشنل ایکشن پلان پر عملدرآمد کے حوالے سے حکومتی سنجیدگی پر سوال اٹھتے ہیں۔بڑے بڑے کالعدم گروپ اب بھی مدرسوں سے طلبہ کی بھرتی جاری رکھے ہوئے ہیں جس کا مقصد بھارتی مقبوضہ کشمیر میں اور افغانستان میں جہاد بتایا جاتا ہے۔اس قسم کے غیر ریاستی عناصر پاکستان کے لیے بہت خطرناک ہوگئے ہیں،ان خیالات کا اظہار ایک سینئر سیکورٹی عہدیدار نے ایک خفیہ دستاویز میں حکومت کو متنبہ کرتے ہوئے کیا ہے تاہم ان تنظیموں نے ایسی سرگرمیوں سے انکار کیا ہے۔تفصیلات کے مطابق ”کالعدم جہادی تنظیمیں“ نام کی یہ دستاویز 111 صفحات پر مشتمل ہے اور یہ پنجاب کے انسداد دہشت گردی کے محکمے سی ٹی ڈی نے بنائی ہے جس میں 32 کالعدم تنظیموں کا نام لیا گیا ہے جن میں سے 9 علیحدہ ہونے والے گروپ ہیں جو کہ ”پاکستان میں دہشت گردی کی نرسری بن گئے ہیں“۔ان کالعدم تنظیموں میں داعش، حزب التحریر آگے بڑھ رہے ہین اور ملک میں خصوصی ونگ بنا رہے ہیں جہاں ان کے کمانڈر عسکریت پسندوں کو بھرتی کررہے ہیں،جیو نیوز کو ملنے والی دستاویز میں بتایا گیا ہے کہ بہاولپور سے ملحقہ علاقے، مریدکے، سیالکوٹ اور جنوبی پناب کے اضلاع کالعدم تنظیموں کے لیے نرسریاں بن گئے ہیں۔حزب التحریر پاکستان کے پڑھے لکھے نوجوانوں کو راغب کرتی ہے اور کالجوں اور یونیورسٹیوں کے ذریعے سوشل میڈیا پر انہیں امریکی مفادات کے خلاف جہاد کے لیے اکسا رہی ہے۔یہ تنظیم غیر ریاستی سرگرمیوں میں بھی ملوث ہے اور نوجوانوں سے پاکستان کی امریکا دوستی کی پالیسی کے خلاف اٹھ کھڑ ہونے کا تقاضا کر رہی ہے۔ جیش محمد اور لشکر طیبہ ابھی بھی عسکریت پسندوں کو امداد دے رہی ہیں جو کہ بعد میں تحریک طالبان اور القاعدہ اور داعش کا حصہ بن رہے ہیں۔اس سے ریاستی اداروں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ تقریباً ایسی ہی معلومات جماعت الدعوۃ، الرحمت ٹرسٹ، خدام الاسلام اور خیر الناس جیسی تنظیموں کے بارے میں ملی ہیں۔اس خفیہ دستاویز سے پتہ چلتا ہے کہ ان تنظیموں کے پیروکار اب ریاست کے خلاف جنگ میں سرگرم ہیں۔ لشکر طیبہ اور جیش محمد نے پاکستان بھر میں 22 سو دفاتر قائم کرچکی ہیں اور اپنا جہادی لٹریچر پھیلا رہی ہیں اور ان کے منحرف ہونے والے پیروکار تیزی سے ٹی ٹی پی اور القاعدہ و داعش سے رجوع کر رہے ہیں۔یونائیٹڈ بلوچ آرمی، لشکر بلوچستان اور بلوچستان لبریشن آرمی کو بھارتی انٹیلی جنس ایجنسی ہی نہیں دیگر ممالک کی ایجنسیاں بھی رقوم فراہم کر رہی ہیں۔ خانقاہ عمادیہ اشرفیہ کراچی کے مولانا شاہ حاکم کی قیادت میں چلنے والا الاختر ٹرسٹ افغانستان اور عراق میں جنگجو بھجوانے میں ملوث ہے اور یہ پاکستان بھر میں کالعدم تنظیموں کو لاجسٹک اسپورٹ فراہم کرتا ہے۔جماعت اسلامی کے چند کارکن جو جہادی نظریے کو دل سے تسلیم کرتے ہیں وہ بھی جنگجو گروپوں میں شامل ہوگئے کیونکہ انہیں یقین ہوگیا تھا کہ ان کی پارٹی انہیں جہاد نہیں کرنے دے گی۔تاہم جماعت اسلامی کے رہنما پروفیسر ابراہیم کا کہنا ہے کہ ان کی جماعت امن اور حب الوطنی پر بھرپور یقین رکھتی ہے۔جماعت الدعوۃ کے یحییٰ مجاہد نے بھی اپنی تنظیم کے حوالے سے جنگجویانہ سرگرمیوں کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ ان کا ادارہ صرف فلاحی سرگرمیوں میں ملوث ہے۔ مجاہد کا کہنا تھا کہ ہم پرامن تنظیم ہیں اور ہمارا لشکر طیبہ سے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔ ہماری جماعت کالعدم تنظیموں کے خلاف ہے اور ہمارے کارکن کبھی داعش جیسے گروہوں میں شامل نہیں ہوئے۔سیکورٹی کے تجزیہ کار جنرل (ر) امجد شعیب کا کہنا ہے کہ ریاست کو تمام غیر ریاستی عناصر سے چھٹکارا حاصل کرنا ہوگا اسی طرح وہ اپنی خودمختاری کو لاحق سنگین خطرات سے نمٹ سکتا ہے۔